امن وامان کی ضرورت واہمیت اور تحریک قرآن وحدیث کی روشنی میں

The Need and Importance of Peace and Order and Motivation in The Light of Qur'an and Hadiths

1.Dr.Mian Faizan Ahmed

Deputy Director of Institute of Educational Research & Development (IERD) , The Eastern Public School Mirpurkhas , Sindh , Pakistan

Email: faizan.arain@usindh.edu.pk

2. Dr.Jabeen Bhutto

Assistant professor , Department of Comparative Religion & Islamic Culture, University of Sindh Jamshoro

Email: jabeen.bhutto@usindh.edu.pk

3. Aijaz Ali Sodhar

Email: aijazsodhar58@gmail.com

Junior Elementary School Teacher (JEST) Sindh education and literacy department

---

To cite this article:

1.Dr.Mian Faizan Ahmed ,2. Dr.Jabeen Bhutto,

3. Aijaz Ali Sodhar July – Dec (2023) English

امن وامان کی ضرورت واہمیت اور تحریک قرآن وحدیث کی روشنی میں

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 263-277. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

امن وامان کی ضرورت واہمیت اور تحریک قرآن وحدیث کی روشنی میں

The Need and Importance of Peace and Order and Motivation in The Light of Qur’an and Hadiths

Abstract

Living in peace and harmony is the basic right of every human being. Every human being naturally hates corruption, murder, bad habits and immorality. Compared to animals, humans are intelligent and wise. He can better maintain peace and harmony in his society. There are conflicts and fights between people regarding religions, nationality, color, race, honor and region. Islam does not allow in any case making mischief in the society by making these things as a basis. The name of this Divine religion is Islam. It means the religion of peace and security. Peace and order is a great blessing to the world. A Muslim is important in every sphere of life at every point of life. Islam strongly disapproves of killing and destruction and also dislikes and strictly forbids sedition, evil, deception, deceit, lies and false rumors. Islam is the law of the Creator to guide His creatures to the straight path. Islam is a religion of mercy, peace, welfare and goodness for the creation. Islam teaches to create the best society and to live with peace and order. In every aspect of life, whether it is a normal situation or a situation of war and conflict but in every situation, the right prevents destruction, cruelty and oppression. Even in normal situations. It orders to live with the best behavior and respect to others and in war situations. It gives such orders that the society does not suffer much as a result. For example, it prohibits the killing of children, the elderly or women. Islam even forbids destroying the conquered territory, burning the gardens or cutting the trees after the war. Islam is a divine religion. Therefore, it teaches and strictly enjoins the observance of peace in all walks of life in all spheres of life. All the people in the society are seekers of peace and order situation

Key Words: Islam, Peace, Security, Need, Disapproves Killing, Destruction and Rioters.

کلیدی الفاظ :اسلام،امن، سلامتی،ضرورت، قتل وغارت گری،تباہی،فسادیوں کو مسترد کرتی ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دھرتی پر اپنا نائب بنا کر وقتی طور پر دنیاوی زندگی کے امتحان سے گزرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے کم و بیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام کو منتخب کر کے روانہ فرمایا۔ اس دنیا پر موجود انسانوں کی فطرت تو ایک جیسی ہی بنائی گئی ہے مگر ان کی طبیعتوں اور ذہنی سطحوں میں درجہ بندی رکھ دی گئی ہے۔ ہر ذی فہم اور شعور مند انسان امن و امان کا متمنی ہوتا ہے۔ امن و امان کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس دنیا میں امن و آشتی کے ساتھ زندگی گزار کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے لیے اپنا ایک قانون دیا ہے۔ اس قانون کو اسلام کہا جاتا ہے۔ اسلام کا اصل مادہ سلامتی اور امن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت بڑا قیمتی اثاثہ بتایا ہے۔ انسان کو اپنی ساری تخلیقات میں افضل و مکرم بنایا ہے۔ اس کو عزت عطا کر کے باقی تخلیقات کو اس کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ انسانی جان کو بہت زیادہ قیمتی بنا کر انسان کی حرمت کی اہمیت کو اجاگر کر دیا۔ ایک انسانی جان کو انسان ذات کی جانوں کے برابر قرار دیا۔[1]

اللہ تعالیٰ کی نظر میں انسانی جان کی کتنی قیمت ہے؟ اس کے بارے میں خود ہی فرمان جاری کیا کہ ایک انسانی جان ساری انسان ذات کے برابر ہے۔ اس سے انسانی حرمت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم اور ترغیب دے کر حکم فرماتا ہے کہ ہر ایک انسان اپنی جگہ پر اہمیت اور عزت کا حامل ہے، اس کو اپنی جان، مال، عزت، احترام اور حقوق کا تحفظ حاصل ہے۔ ہر انسان کو امن و امان کے ساتھ رہنے کا حق حاصل ہے۔ اسلام نے یہ بنیادی حقوق نہ صرف مسلمانوں کے لیے بیان کیے ہیں بلکہ غیر مسلم رعایا اور ذمیوں کو بھی یہ حقوق عطا کیے ہیں۔ مسلم حکمرانوں اور مسلم عوام کو اپنی ریاست کے ماتحت رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کے بارے میں بھی ان کے حقوق کو پورا کرنے اور حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کسی بھی انسان چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس کی نجی زندگی میں کسی کو بھی کسی قسم کی مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اپنے مذہب کے مطابق عبادات کے عمل کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ ان پر کسی بھی قسم کا جبر کرنے کی اجازت اسلام نہیں دیتا بلکہ ان پر کسی بھی قسم کی زیادتی کرنے یا ظلم کرنے سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ ان کے لیے بھی احکامات اور قانون کو اسلام نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اسلام انسانوں کو امن و امان کے ساتھ رہنے اور سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کی تلقین بھی کرتا ہے اور ترغیب بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اپنی طرف سے مقرر کردہ قوانین کے مجموعے کے لیے اسلام کا نام پسند فرمایا۔[2]

اسلام سراپا رحمت والا دین ہے جو پیار، محبت، امن و امان، اعتدال، رواداری، صبر و استقامت اور سلامتی ہے۔

سلامتی کا اسلامی درس

اسلام خود سلامتی والا مذہب ہے۔ اسلام کو ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔ یعنی جو اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر قبول کرتا ہے تو اس کے لیے لازمی ہے کہ وہ اسلام کے احکامات کو دل سے مانے اور جو اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں، بتائے ہوئے احکامات کے مطابق اپنی زندگی کو گزارے۔ اس بارے میں جب رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا گیا تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ القرآن 5: 32

Al-Quran, 5:32

2۔ القرآن 3: 19

Al-Quran, 3:19

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔"[3]

دیکھیں صاحب شریعت مسلمانوں کے ایمانی رہنما پیغمبر اسلام ﷺ بھی مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کسی دوسرے کو کوئی تکلیف نہ دینے والی صفت سے سجا ہوا شخص مسلمان ہوتا ہے۔[4]

یہ جواب دراصل اسلام اور مسلمان کی صفت دونوں کو بیان کرتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام امن وامان کو فروغ دیتا ہے۔ ایمان کی سب سے بہتر صورت بھی یہی ہے کہ کسی دوسرے کو کوئی تکلیف نہ دی جائے۔ اسلامی تعلیمات کا جب گہرائی سے مطالعہ کیا جائے گا تو ہم کو ایک مسلمان کی جو تعریف ملتی ہے اس میں ایک ایسا اہل ایمان شخص نظر آتا ہے جو ہر لحاظ سے بے ضرر ہوتا ہے، امن اور شانتی کو فروغ دینے والا ہوتا ہے، جس کے اندر تحمل اور بردباری ہو اور جو سراپا امن وسلامتی کا پیکر اور انسانی اوصاف سے بھرپور ہو۔ ایک کامل ایمان مسلمان وہ ہوتا ہے جو انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی امن کو فروغ دینے والا ہو اور ہر کوئی انفرادی اور اجتماعی طور پر اس سے محفوظ ومامون ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں امن والا مذہب بتا کر اسلام کو امن اور سلامتی ہی بتایا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ایمان اور اسلام کو پرکھنے کے لیے امن اور سلامتی کو بنیادی معیار قرار دے کر اسلام کی صداقت بیان کر دی ہے۔

رواداری اور مساوات

اللہ تعالیٰ نے انسان کی بناوٹ ہی کچھ اس طرح کی کی ہے جس کے مادہ خمیر میں اعتدال اور توازن موجود ہے: فرمان الٰہی ہے:

"کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔"[5]

انسان کی بہترین ساخت سے مراد اعتدال اور توازن والی ساخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محترم بنایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

"وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ۔"[6]

اسلامی تعلیمات کا اصل اور بنیادی تصور انسانوں کو بلا تفریق دین وملت، رنگ ونسل یا لسانی فرق کے بحیثیت انسان برابر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں علاقائی یا لسانی فرق کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ سب انسان محترم اور ذی وقار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی دوسری مخلوقات پر فضیلت دے کر ان کی

3۔ نسائی، ابو عبدالرحمٰن بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، سنن نسائی، جلد 6، کتاب: ایمان اور اس کے فرائض واحکام کا بیان، باب: مسلمان کی صفات کا بیان، حدیث نمبر: 4999

Nissai, Abu Abdul Rehman Bin Shoaib Bin Ali Bin Snan Bin Behar Bin Deenar, Sunan Nisaii, Jild 4, Kitab: Aiman Aqr As Ky Fraiz W Ahkam Ka Bian, Bab: Mslman Ki Sfat Ka Bian, Hadith Number 4999

4۔ امام احمد بن حنبل، المسند، جلد 3، کتاب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرویات، حدیث: 6753

Imam Ahmed Bin Hunbal, Almasnad, Jild 3, Kitab: Hazrat Abdullah Bn Umar Razi Allaho Taallah Anho Ki Marwiyat, Hadees Number 6753

5۔ القرآن 95: 4

Al-Quran 95:4

6۔ القرآن 17: 70

Al-Quran 17:70

عظمت کو بیان فرمایا ہے۔اسلامی تعلیمات کے اندر کسی خاص مذہب یا کسی خاص جماعت یا فرقے یا کسی خاص علاقے کے لوگوں یا کسی خاص مشرب کے خاص رنگ یا کسی خاص نسل کے لوگوں کی بات نہیں کی جاتی بلکہ پوری انسان ذات کو احترام عطا کرتی ہے اور سب کے لیے احترام کا معاملہ کرنے کا حکم دیتی ہے۔ سب انسانوں کی ابتدا ایک ہی حضرت آدم علیہ السلام سے کر کے سب کے اس امتیاز کو ختم کر دیا۔ جب ابن آدم کی تعداد بڑھتی چلی گئی تو پھر ان کو مختلف قبائل میں تقسیم فرمادیا۔ آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی رہی، پھر لوگ آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور طبقاتی تقسیم شروع کر دی۔ پھر کچھ لوگ اپنے نسل پر، کچھ اپنے رنگ پر، کچھ اپنی زبان پر اور کچھ اپنے علاقے پر فخر کر کے طبقات میں بٹ گئے۔ اللہ تعالی نے ان طبقات کو صرف ایک دوسرے کی پہچان کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾"[7]

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کی ابتدا ایک ہی جوڑے سے بتائی ہے اور واضح فرمادیا ہے کہ یہ طبقات کی تقسیم صرف اور صرف جان پہچان ہی کے لیے ہے۔ اس کے ساتھ اس آیت کے اندر یہ بھی واضح فرمادیا کہ عزت اور احترام کے لیے تقویٰ اور پرہیزگاری ہی معیار ہے بس۔ یہ سب وضاحت اس لیے کی گئی ہے تاکہ انسان یہ جان سکے کہ یہ دنیاوی اعتبار سے تفاخر فضول ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی یہ عزت و احترام کا معیار ہے۔ اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے بھی اپنے آخری خطبے کے اندر اس بات کی وضاحت فرمادی کہ یہ طبقات انسانوں کے خود ساختہ ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر عزت واحترام کا معیار ہے تو بس پرہیزگاری اور تقویٰ ہی ہے۔

"عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ ا ّ ِ فِي وَسَطِ أَ ّ ِم التَّشْرِيقِ فَـقَالَ ـ أَـيُّـها النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَ ـكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا ِ لـتَّـقْوَى أَـبَـلَّغْتُ قَالُوا ـبَـلَّغَ رَسُولُ ثُمَّ قَالَ أَيُّ ـيَـوْمٍ هَذَا قَالُوا ـيَـوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ ـبَـلَدٍ هَذَا قَالُوا ـبَـلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ ا ّ ـقَدْ ـبَـيْـنَـكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَعْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحُرْمَةِ ـيَـوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي ـبَـلَدِكُمْ هَذَا أَـبَـلَّغْتُ ا ّ ِ قَالَ لِـيُـبَـلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔"[8]

رسول اللہ ﷺ کا یہ خطبہ انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری اور اسلام کا سلامتی اور امن والا مذہب ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اس خطبے کے اندر امام الانبیاء ﷺ نے کھل کر یہ وضاحت فرمادی ہے کہ کوئی بھی کسی سے بالاتر یا کوئی بھی کسی سے کم تر نہیں ہے۔ کسی کو بھی دوسرے پر فخر کرنے یا کسی کو حقیر سمجھنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ سب کے سب برابر ہیں۔ ہاں البتہ جو شخص زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوگا وہ زیادہ فضیلت کا حامل ہوگا۔ اسلام نے جب یہ سارے امتیازات ختم کر دیے ہیں جن پر آج کا انسان فخر کرتا ہے جن میں قومیت، رنگ و نسل، ذات پات، زبان، علاقائی جاہ وجلال، حسب و نسب، مال وملکیت پر ہونے والے تفاخر شامل ہیں۔ ان سارے طبقاتی امتیازات کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دی ہے تو اب کسی انسان کا ان چیزوں پر فخر کرنا فضول ہے۔ اسلام نے سب انسانوں کو بلا تمیز امیر، غریب، عربی، عجمی، گورے، کالے، مغربی، مشرقی، مرد، عورت، جغرافیائی اور لسانی مطلب کے سارے تفرقات کو ختم کر کے

7۔القرآن 49:13

Al-Quran, 49:13

8۔امام احمد بن حنبل، المسند، جلد 10، کتاب: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت، حدیث نمبر 23885

Imam Ahmed Bin Humbal, Almsnad, Jild 10, Kitab: Aik Sahabi Razi Allah Taalah Anhu Ki Rwait, Hadith Number 23885

انسانیت کو مساوات کے پلڑے میں رکھ دیا ہے اور دنیا کو امن کا ایسا درس دیا ہے جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ دوسرے مذاہب اور فلسفوں کے اندر ذات پات اور نسبی و نسلی تفاخر عام پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسانیت کو وہ عظمت حاصل نہیں ہوتی جو خالق کی طرف سے ان کو عطا کی گئی ہے۔

اسلام کا درس امن

اسلام معاشرے میں امن وامان کو قائم رکھنے کا حکم کرتا ہے۔ ہر فرد کو امن قائم کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنے کا مکلف بناتا ہے، برائی کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے، برائی کو جرم بتاتا ہے، جرم کی معاونت کرنے کو بھی جرم ہی تسلیم کرتا ہے۔ نیکی کے کام میں معاونت کرنے والے کو بھی نیکی کرنے والا شمار کرتا ہے تو برائی میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والے کو بھی مجرم شمار کرتا ہے۔[9]

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں نیکی کرنے والوں کا ساتھ دینے اور ان کی معاونت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ برائی کرنے والوں کا ساتھ دینے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے سے منع کرتا ہے۔ مالک اپنے بندوں کو یہ حکم صادر فرما کر آخر میں خود سے ڈرنے اور اپنے عذاب کی سختی سے آگاہ کرتا ہے کہ میرا حکم ماننے والا اپنے انجام کی فکر کرے۔

اسلام معاشرے میں بھلائی اور فلاح کے کاموں میں معاونت کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور برائی کا سد باب کر کے امن وامان کو قائم کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق یوں فرمایا:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔"[10]

امام مسلم نے اس حدیث کو جس باب کے اندر بیان کیا ہے، اس باب کا نام ہی "نیکی کرنے کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے" رکھا ہے۔ یعنی ایک مسلمان کے فرائض میں ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ نیکی کی تلقین کرتا رہے اور برائی کو دیکھے تو اس کو روکے، یہ اس کا فرض ہے۔ اس حدیث پاک میں یہ بات بالکل واضح بیان کی گئی ہے کہ برائی قابل نفرت چیز ہے اس کو حتی الامکان ختم کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ انسان اپنی طاقت اور قوت کے حساب سے اس کو اپنے ہاتھوں سے یعنی عملی قدم اٹھا کر روکے، اگر عملی طور پر ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اس کو زبان سے روکنے کی کوشش کرے، اگر کوئی شخص زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر کم از کم اتنا تو کر سکتا ہے کہ اس برائی کے بارے دل میں نفرت رکھے اور برائی کرنے والوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی ہمدردی کو دل میں نہ رکھے۔ اسلامی تعلیمات میں برے عمل کی کسی بھی طرح سے حمایت کرنے یا برائی کرنے والوں کی فکر کو فروغ دینے یا ان کے

9۔ القرآن 5: 2

Al-Quran, 5:2

10۔ مسلم، ابو الحسین بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم، جلد 1، کتاب: ایمان کا بیان، باب: برائی سے روکنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان گھٹتا بڑھتا ہے نیز نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا فرض ہے، حدیث نمبر 177

Muslim, Abu Alhussain Bin Alhaj Bin Muslim Bin Ward qushairi Nisapwri, Sahih Muslim, Jild 1, Kitab: Aiman Ka Bian, Bab: Burai Sy Rokna Aiman Ka Hissa Hay Aur Aiman Ghatata Bharta Hay Naiz Naiki Ka Hukum Karna Aur Burai Say Rokna Farz Hay, Hadees Number 177

لیے راستہ ہموار کرنے کو بھی جرم ہی شمار کیا گیا ہے۔ اسلام بغیر کسی عذر یا ضرورت کے کسی کی بھی جان لینے چاہے وہ کسی انسان کی ہو یا کسی جانور یا کیڑے مکوڑے کی ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی کھیل کود یا تفریح کی غرض سے کسی پرندے یا جانور کو تکلیف دینے کی اجازت دیتا ہے۔[11]

اسلام نے انسانوں میں برائی اور فساد کو جرم بتایا ہے تو جانوروں کے حقوق بھی بیان کیے ہیں۔ ان کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ جانوروں کے حقوق میں کمی کوتاہی کرنے والوں یا ان پر ظلم کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں بھی سنائی ہیں۔ پالتو جانوروں کا خیال نہ رکھنے یا مار پیٹ کرنے سے یا ان کو آپس میں لڑانے سے بھی منع کرتا ہے اور غیر پالتو جانوروں کو بھی تکلیف دینے سے منع کرتا ہے۔[12]

ایک حدیث اس طرح ہے۔

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِا ﷲِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ ا ﷲِ صَلَّى ا ﷲُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ، فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى ا ﷲُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا، وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ ؟، قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔"[13]

اسلام نے انسانوں اور انسانوں سے واسطہ رکھنے والی ساری چیزوں کے حقوق و آداب کو کھول کر بیان کیا ہے تاکہ امن و امان کی صورتحال قائم رہے جو مذہب انسانوں کے ساتھ ہر جیوت کے حقوق کا پاسدار ہو، ہر ذی روح پر رحم و کرم کرنے کا حکم دینے والا ہو، اس مذہب کو دہشت گرد کہا جائے یا اس کے ماننے والوں کو بھی وحشی اور درندہ صفت ظاہر کیا جائے یہ تو سراسر ناانصافی اور عداوت ہے۔ اسلام کی اس اصل روح تو اس کی پاکیزہ تعلیمات ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی پوری زندگی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کر کے ایک مثالی زندگی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اہل مغرب خاص کر کے یورپ جو آج کل جدید سائنس اور ایجادات میں باقی دنیا سے بازی لے چکا ہے اور دوسری قوموں کو اپنی تہذیب کا دلدادہ بنانے میں کامیاب ہو چکا ہے، اسلام کو اپنا دشمن مان کر وقتاً فوقتاً اپنی دشمنی نکالنے کے لیے اسلام اور اہل اسلام کو دہشت گرد بتا کر دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام نے جو پاکیزہ تعلیمات پیش کی ہیں ان کے معترف خود یورپ کے بڑے بڑے محققین اور مستشرقین بھی ہیں، مگر اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کی ابتدا سے ہی یہود و نصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کو اپنا دشمن مان کر اپنی دشمنی پر قائم ہیں اور کوئی بھی ایسا موقع نہیں گنواتے جس میں ان کو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے یا دہشت گرد ثابت کرنے کا تھوڑا سا بھی

11۔ صحیح بخاری، امام، محمد بن اسماعیل ،ذبح اور شکار کے بیان میں، باب: زندہ جانوروں کے پاؤں وغیرہ کاٹنا یا سے بند کر کے تیر مارنا یا اسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں ہے، جلد 7، حدیث نمبر 5515

Sahih Bukhari Imam , Muhammad Bin Ismaeel, Zabih Aur Shikar Kay Bayan Main, Bab: Zinda Janwaroun Kay Paoun Wagaira Ka Katna Ya Asy Band Kar Kay Teer Marna Ya Usay Bandh Kar Teeroun Ka Nishana Banana Jaiiz Nahin Hay,Vol. 7 Hadees No. 5515

12۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جہاد کے احکام و مسائل، باب: جانوروں کو باہم لڑانا، مارنے اور ان کے چہروں پر داغنے کی کراہت کا بیان، جلد 2 حدیث نمبر 1709

Tirmizi, abbu eesa Mohammad bin eesa, kitaab : jehaad ke ehkaam o masail, baab : janwaron ko baahum larana, maarny aur un ke cheharon par daghnay ki karahat ka bayan, Vol.2 hadees no. 1709

13۔ سنن ابی داؤد، آداب و اخلاق کا بیان، باب: چیونٹی مارنے کا بیان، جلد 4 ، حدیث نمبر 5268

Sunan abi dawod, aadaab o ikhlaq ka bayan, baab : chioonti maarny ka bayan, Vol.4 hadees no. 5268

موقع مل جائے۔اسلام تو ایسے لوگ جو فساد برپا کرنے والے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والے ہیں،ان کی ہر قسم کی اعانت چاہے وہ مالی ہو چاہے اخلاقی ہو سے سختی سے منع فرماتا ہے۔اتنی حد تک تقریری یا تحریری طور پر بھی ان کی مدد کرنا، حوصلہ افزائی کرنا یا اچھا سمجھنا بھی قابل مذمت اور قابل گرفت اور مذموم عمل بتاتا ہے۔فرمان رسول ﷺ ہے :

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا ؐ : مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ ، لَقِيَ ا ؐ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ ا ؐ ۔"[14]

اسلام میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

اسلام چونکہ خالق کائنات کے قوانین کے مجموعے کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے، ظلم کرنے سے روکتا ہے اور ظلم کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[15] ظلم کی وجہ سے معاشرے کا امن وامان خراب ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے " : ظلم کرنے والوں کا آخرت میں برا انجام ہوگا۔ان کو قیامت کے دن سخت سزا دی جائے گی۔ظالم کے خلاف رسول اللہ ﷺ خود وکیل بن کر کیس لڑیں گے اور اس کو اس ظلم کی سزا دلوائیں گے "۔[16]

ظالم کے لیے اس سے بڑی بد بختی اور کیا ہو گی کہ اس کے خلاف مقدمہ لڑنے والی وہ ہستی ہو گی جو اس دن شفاعت کی مالک ہو گی۔بڑی ہی بد بختی ہے ظالموں کے لیے۔اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں اور امن کو خراب کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

"وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۶۰﴾"[17]

جھگڑا کرنا، لوگوں کو ڈرانا دھمکانا، کسی کی عزت پر حرف لانا، کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا یا حقیر جاننا اور اس طرح کے مذموم صفات بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔

"وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّعۡجِبُکَ قَوۡلُہٗ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ یُشۡہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیۡ قَلۡبِہٖ ۙ وَ ہُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ۔ وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الۡاَرۡضِ لِیُفۡسِدَ فِیۡہَا وَ یُہۡلِکَ الۡحَرۡثَ وَ النَّسۡلَ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الۡفَسَادَ -"[18]

14۔سنن ابن ماجہ، دیت (خون بہا) کے احکام ومسائل، باب: مسلمان کو ناحق قتل کرنے پر وارد وعید کا بیان، جلد4، حدیث نمبر 2620

Sunan Ibn maja, deiatt (khoon baha) ke ehkaam o masail, baab : musalman ko na-haq qatal karne par warid waeed ka bayan , Vol.4 hadees no. 2620

15۔القرآن 3: 57

Al-Quran, 3:67

16۔سنن ابی داؤد، محصورات اراضی اور امارت سے متعلق احکام ومسائل، باب: ذمی مال تجارت لے کر پھریں تو ان سے عشر (دسواں حصہ) لیا جائے گا، جلد3 حدیث نمبر 3052

Sunan abi dawod, mehsoorat araazi aur amarat se mutaliq ehkaam o masail, baab : zammi maal tijarat le kar phiren to un se ashr (daswaan hissa) liya jaye ga,Vol.3 hadees no. 3052

17۔القرآن 2: 60

Al-Quran, 2:60

18۔القرآن 2: 204،205

Al-Quran, 2:204,205

ان آیات کا شان نزول تو خاص ہے اور اس کے مخاطب بھی خاص لوگ ہی تھے مگر قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ سے استفادہ کرنے کے لیے خصوصی سبب کے علاوہ عموم لفظ کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ تو اس حساب سے ان آیات کا مخاطب ہر ایسا مسلمان ہے جو اسلام اور اس کی صداقت کو دل سے نہ مانتا ہو، اسلام اور اس کے احکامات کی دل سے تصدیق نہ کرتا ہو لیکن اپنے مفاد کو حاصل کرنے یا خود کو مخالفت سے بچانے کے لیے ایمان کے دعوے کا لباس اوڑھ کر خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہو۔ اس فرمان کا یہ مفہوم نکلتا ہے کہ کچھ ایسی منافقت طبیعت لوگ بھی معاشرے کے اندر پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کی خوشامد حاصل کرنے اپنا مقام بنانے اور خود کو ان جیسا ظاہر کرنے کے لیے محض زبانی باتیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی ان باتوں پر یقین دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں۔ اللہ کو اپنی ان باتوں اور اعمال کا شاہد بناتے ہیں پر حقیقت اس کے خلاف ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اپنے باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے بدترین جھگڑالو بھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کے درمیان خود کو مسلمان ثابت کرتے ہیں اور ایسے منافق اور خبیث لوگوں کی اصلیت اور حقیقت تو غیر مسلموں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں پر ایسے لوگ دوسروں کے دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں اور شبے پیدا کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کفر کو طاقتور بنانے کے لیے اپنی طرف سے سازشیں کر کے تقویت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے یا نقصان دینے کی بھرپور کوشش میں ہوتے ہیں۔ مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے کردار پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور ساتھ میں یہ بھی بتادیا ہے کہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ فتنے کی وجہ سے معاشرے کے اندر خرابی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور افراد کا ایسے ماحول میں جینا مشکل بن جاتا ہے۔ فتنے کے نتائج موت اور قتل کے نتائج سے زیادہ نقصاندہ ہوتے ہیں۔[19]

یعنی فساد معاشرے کے اندر جتنی برائی کو جنم دے سکتا ہے اور اس کی وجہ سے معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہوتا ہے وہ قتل کی وجہ سے پیدا ہونے والی برائی یا بگاڑ کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔[20] یعنی فتنہ قتل سے بھی زیادہ سنگین نتائج مرتب کرنے والا ہوتا ہے۔

اسلام جبر کا قائل نہیں

اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لیے راہ ہموار کرنے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے کا دین ہے۔ اسلام کسی کو زبردستی اپنی بات منوانے یا اسلام میں زبردستی داخل کرنے کا قائل نہیں ہے۔[21]

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرما کر اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ کسی شخص کو اسلام میں داخل ہونے کے لیے زبردستی سے کام نہ لیا جائے۔ کسی کو اس بات کے لیے مجبور بھی نہ کیا جائے کہ وہ اسلام کو قبول کر کے مسلمان بنے یا اسلامی احکامات کی پیروی کرے، بلکہ اسلام کو قبول کرنے کے لیے دل کی رضا اور چاہت لازم ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے گا اور اس کا نصیب ہو گا تو وہ اسلام کو قبول کرے گا اور اگر وہ اسلام کو قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے سے انکار کرتا ہے تو یہ اس کی بدبختی ہے۔ اس کا حساب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ہی لے گا۔ ہر ایک اپنی مرضی سے اپنے لیے مذہب کو منتخب کر کے اس کے متعلق عمل کر کے زندگی گزارے۔ فرمان الٰہی ہے:

19۔ القرآن 2: 217

Al-Quran, 2:217

20۔ القرآن 2: 191

Al-Quran, 2:191

21۔ القرآن 2: 256

Al-Quran, 2:256

"فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾"[22]

ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

"لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾"[23]

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ ہر کسی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنے لیے کس کو معبود منتخب کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبدیت سے انکار کر کے کسی غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے یا اس کو ہی اپنے لیے معبود منتخب کرتا ہے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے مرنے کے بعد خود ہی اس بات کا حساب دے گا۔

ان باتوں سے یہ مطلب ہر گز نہ سمجھا جائے کہ پھر تو مرتد کا قتل کرنا مذکورہ باتوں کی رو سے غلط عمل ہو گا۔ مرتد تو وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہوا تھا، اس کو کسی نے زبردستی یا مجبور کر کے اسلام میں داخل نہیں کیا تھا۔ جب اسلام کو اپنی مرضی سے منتخب کیا تھا تو اب اس کو اسلام سے نکلنے کی اجازت نہیں ہو گی، کیونکہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس پر حقیقت اور اس کے اس دنیا میں پیدا ہونے اور اس کی زندگی کا اصل مقصد عیاں ہو جاتا ہے۔ اب اس کو مرتد ہونے کی صورت میں سزا دی جائے گی۔

اسلام امن پرستی میں احتیاط کا متقاضی

اسلام امن و سلامتی کا سختی سے حکم کرتا ہے۔ فتنہ، فساد اور قتل کو گناہ کبیرہ شمار کرتا ہے۔ قتل کرنا تو بڑی بات ہے اسلحے کا اشارہ کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔[24]

ایک روایت میں یوں آیا ہے:

"عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنْ النَّارِ۔" [25]

اسلام اس معاملے میں احتیاط کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ کہیں غلطی میں یا جذبات میں آکر انسان کوئی ایسا قدم نہ اٹھالے جس کی وجہ سے کسی کا قتل ہو جائے یا کوئی نقصان کر بیٹھے۔ اسلام نے کسی شخص کے ناحق قتل کو بہت بڑا گناہ بتایا ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

22۔ القرآن39: 15

Al-Quran, 39:15

23۔ القرآن6: 109

Al-Quran, 6:109

24۔ صحیح مسلم، حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: کسی ہتھیار سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرنے کی ممانعت، حدیث نمبر 6666

Sahih muslim, , jild 6, kitaab : husn sulooq, sila rehmi aur adab, baab : kisi hathyaar se kisi musalman ki taraf ishara karne ki momaniat, Vol.6 , hadees no. 6666

25۔ ایضا، حدیث نمبر 6668

Ibid, hadees no. 6668

"دنیا کی بربادی اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے کہیں زیادہ کمتر و آسان ہے۔"[26]

"عَنْ عَبْدِ ا ً، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، وَذَلِكَ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔"[27]

ان روایات میں کسی ایک مسلمان کا ناحق قتل پوری دنیا کے قتل ہونے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ تو پوری دنیا کو ختم کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ یہ تو ایک مسلمان کے ناحق قتل کے بدلے میں وعیدیں ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف مسلمان ہی اتنا قیمتی ہے باقی غیر مسلم شخص کو ناحق قتل کرنے کی کوئی سزا یا منع نہیں ہے، بلکہ اسلام تو غیر مسلم کے ناحق قتل کرنے والے کا جنت میں داخلہ بھی ممنوع بتایا ہے۔ فرمان رسول ہے:

"عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا ً صَلَّى ا ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ ا ُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔"[28]

ایک اور حدیث میں اس طرح فرمایا:

"عَنْ عَبْدِ ا ً بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ ا ُ عنه، عَنِ النَّبِيِّ ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔"[29]

اللہ تعالیٰ انسانوں پر ظلم کرنے والوں کو اس کی سزا اور عذاب دیں گے چاہے مظلوم کوئی مسلمان ہو یا غیر مسلم۔

"عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمْ الزَّيْتُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ ا ً يَقُولُ إِنَّ ا َ يُعَذِّبُ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا۔"[30]

26۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، دیر و قصاص کے احکام و مسائل، باب: مؤمن کے قتل ناحق پر وارد وعید کا بیان، جلد 2، حدیث نمبر 1395۔
tirmizi, abbu eesa Mohammad bin eesa,der o qisaas ke ehkaam o masail, baab : momin ke qatal na-haq par warid waeed ka bayan,Vol.2 hadees no. 1395 .

27۔ نسائی، ابو عبدالرحمٰن بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، کافروں کی لڑائی اور جنگ کا بیان، باب: ناحق خون بہانا حرام ہے، جلد 5، حدیث نمبر 39990۔
nisaye, abbu Abdul Rahman bin Shoaib bin Ali bin Sinan bin behar bin dinar, kafiroon ki larai aur jung ka bayan, baab : na-haq khoon bahana haraam hai, Vol.5, hadees no.3990

28۔ ابوداؤد، امام، سلیمان بن اشعث السجستانی، جہاد کے مسائل، باب: ذمی اور جس سے عہد و پیمان ہو اس کا پاس و احترام ضروری ہے، جلد 3، حدیث نمبر 2760۔
abbu-dawood, imam, Sulaiman bin ashass al-sajsatani, jehaad ke masail, baab : zammi aur jis se ehad o Paiman ho is ka paas o ehtram zaroori hai, Vol.3 , hadees no. 2760 .

29۔ بخاری، امام، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، جزیہ وغیرہ کے بیان میں، باب: کسی کافر ذمی کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے؟ جلد 4، حدیث نمبر 3166۔
bukhari, imam, Mohammad bin ismael, sahih bukhari,jaziya waghera ke bayan mein, baab : kisi kafir zammi ko na-haq maar daalna kaisa gunah hai ?Vol. 4 , hadees no. 3166 .

30۔ مسلم، ابو الحسین بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری، حسن سلوک، صلہ رحمی اور ادب، باب: اس شخص کے لئے سخت وعید جو لوگوں کو ناحق سزا دے، جلد 6، حدیث 6657۔
Muslim, abbu al-hussein ban alhjaj ban muslim ban vird qushairi nisha puri, husn sulooq, sila rehmi aur adab, baab : is shakhs ke liye sakht waeed jo logon ko na-haq saza day, Vol. 6 hadees no. 6657 .

دہشت گردی

اسلامی تعلیمات انسانوں کے لیے زندگی کے سارے گوشوں اور شعبوں پر محیط ہے۔اسلام زندگی کے ہر شعبہ و گوشہ میں انسانیت کی ہی کی بھلائی اور خیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے انصاف،اصلاح اور فلاح کا حکم دیتا ہے۔اسلام زندگی کے کسی بھی شعبے اور گوشے میں کسی بھی طرح کی جارحیت یا ظلم کا قائل ہر گز نہیں ہے۔اسلام کسی بھی صورت میں دہشت گردی کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی تائید کرتا ہے۔اسلام کبھی بھی کسی کو اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ بے گناہ انسان کو نشانہ بنا کر اس کی جان لی جائے یا کسی بھی طرح سے ظلم کر کے اس کو پریشان کیا جائے۔اسلام کبھی کسی کو کسی کے ساتھ عدل نہ کرنے،سیاسی یا سماجی ناانصافی کرنے،معاشی طور پر تکلیف دینے،برابری والا سلوک نہ کرنے،ان کے حقوق ادا نہ کرنے اور کسی کے فرض تحفظ میں کوتاہی کرنے جیسے مذموم عمل کی نہ تو اجازت دیتا ہے اور نہ ہی کبھی ایسے کام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے،بلکہ اسلام ایسی مذموم صفات سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور اس کے برعکس اچھائی،برابری اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے۔اسلام صرف اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے یا دوسروں پر ہونے والے مظالم سے ان کو محفوظ رکھنے کے لیے دفاعی اقدامات کیے جائیں،خود کی اور دوسروں کی جان ومال کی حفاظت کے لیے تیار رہا جائے،ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیا جائے،عدل وانصاف کا معاملہ کیا جائے اور ہر کام میں اعتدال کو اختیار کیا جائے،اخوت،اتحاد،بھائی بندی اور اتفاق کو فروغ دیا جائے،ظالم کو ظلم کرنے سے روکا جائے اور مظلوم کی حفاظت کی جائے۔فرمان رسول ﷺ ہے :

"أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالَ رَجُلٌ: ‎َ رَسُولُ ‎ِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ كَيْفَ أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ۔"[31]

انسان کا اپنی جان ومال کی حفاظت کرنے اور اپنی عزت واحترام کو حاصل کرنے کے لیے احتجاج کرنا اور ظالم کو خود پر یا دوسروں پر ظلم کرنے سے روکنے کے عمل کو کوئی بھی دہشت گردی نہیں کہتا بلکہ اس کو اس انسان کا حق تسلیم کیا جاتا ہے۔دفاع کرنے کو اس کی ہمت اور حوصلہ سمجھ کر قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔افسوس کہ جب کوئی مسلمان یا مسلمانوں کی جماعت خود کا جائز حق مانگنے یا دفاع کرنے کے لیے احتجاج کرتی ہے تو اس کو دہشت کہا جاتا ہے اور مسلمانوں کے عمل کا منفی پہلو بیان کر کے اس کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔جیسے مسلمان اسلامی لباس پہنتا ہے یا کوئی مسلمان عورت پردہ کرتی ہے تو اس کو دقیانوس،پرانی تہذیب کے پیروکار اور جہالت کی اتباع کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے اور اگر کوئی عیسائی یا یہودی اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو اس کو سراہا جاتا ہے یہ دوگلا پالیسی ہر اسلامی حکم کے خلاف آج کی میڈیا اور اسلام دشمن عناصر کی طرف سے کی جاتی نظر آتی ہے۔اسلامی تعلیمات کے اندر کسی کو بھی اپنی طاقت وقوت کو ناحق استعمال کر کے کسی کا حق ہتھیانے کی اجازت حاصل نہیں ہے۔اسلام ہر ایک کو اس کا جائز حق اور مرتبہ عطا کرتا ہے۔اسلام انسان کو اپنی جان،اپنے مال اور اپنی عزت کا دفاع کرنے کا حق دیتا ہے۔فرمان الٰہی ہے :

"وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ۔"[32]

31۔ صحیح بخاری،امام،محمد بن اسماعیل،زبردستی کام کروانے کے بیان میں،باب:اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہے،جلد8،حدیث نمبر6952۔

Bukhari Imam Muhammad ban ismael zabardasti kaam karwanay ke bayan mein, baab : agar koi shakhs dosray musalman ko apna bhai kahe, Vol.8 hadees no. 6952 .

32۔ القرآن 2: 195

Al-Quran, 2:195

اس آیت کی رو سے اپنا دفاع کرنے کا اور اپنی جان و مال کو ہلاکت میں نہ ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مال اور جان کے دفاع کا حکم فرمایا ہے۔ اگر اپنی جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے اگر کوئی مارا جاتا ہے تو اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔[33]

یعنی شریعت اسلام میں انسان کو اپنی جان مال اور عزت و آبرو اور گھر والوں کی حفاظت اور دفاع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انسان کا اپنا دفاع کرنا اور اپنے عقیدے کی حفاظت کرنا دہشت گردی میں شمار نہیں ہوتا۔ اسلام تو ہر ایک فرد کو جس کا جو جی چاہے وہ کرے مگر اس معاشرے میں فساد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر کوئی اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کر سکتا ہے، اس پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ کچھ وقت سے انسان دشمن عناصر اپنے مضموم مقاصد کے حصول کے لیے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں۔ گولا باری، فائرنگ، بم دھماکے اور خود کش دھماکوں سے انسانوں کو خوف زدہ کرر کھا ہے۔ طاقتور اور امیر لوگ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کچھ نوجوانوں جو اسلامی تعلیمات کی اصل روح سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں یعنی نام کے مسلمان نوجوانوں کو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جہاد کے نام پر استعمال کرتے ہیں، ان کی ذہن سازی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ان کی تربیت کرتے ہیں اور کچھ ان کو سہولت مہیا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ نوجوان اس کو جہاد سمجھ کر اندھی تقلید کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسے فتنہ پرور اور اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے والے لوگ دہشت گردی کا سہارا لیتے ہیں اور اس کو جہاد کا نام دے کر اسلامی جہاد ظاہر کرتے ہیں۔ اپنی اس دہشت گردی کے عمل کو اسلامی شریعت کے نفاذ، اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلامی احکامات کی اتباع کے لیے معاون سمجھ کر جہاد کا نام لے کر اس کی آڑ میں اپنا کام کر جاتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی عناصر ہوتے ہیں جو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیات کا مفہوم اپنے مطلب کے مطابق نکال کر اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے ذہن سازی کر کے اپنی چاہت کے مطابق تیار کر لیتے ہیں، پھر یہ نوجوان ایسے لوگوں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔

خلاصہ

یہ سادہ لوح نوجوان جن میں مسلمان نوجوان بھی شامل ہیں وہ اس کا اثر لے کر گمراہ بن جاتے ہیں۔ اسلام کا نام استعمال کر کے انسانیت سوز کاروائی کر کے اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے۔ یہ گروہ احترام انسانیت کو پامال کرتا رہتا ہے۔ لوگ ان کو مسلمان اور اسلامی تعلیمات کا اثر سمجھ کر اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اس نفرت کرنے والے عمل میں وہ غلط بھی نہیں ہیں کیونکہ ان کے سامنے جو اسلام اور اہل ایمان کا نقشہ کھینچا جاتا ہے اور جو اس کی تصویر پیش کی جاتی ہے وہ واقعی میں قابل نفرت ہوتی ہے۔ بے گناہ معصوم انسانوں کی جان لینے اور معصوم بچوں کو بے دردی سے قتل کرنے، دھماکوں میں مارنے جیسے انسانیت سوز عمل کر کے نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ مساجد، مندر، گرجاگھر، مذہبی جلسوں، تعلیمی اداروں اور بازاروں میں دھماکے کر کے مذہبی گروہوں پر الزام لگایا جاتا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ یہ مخالف مذہبی تنظیم کی انتقامی کاروائی ہے، جس کی زد میں مسلمان معصوم بے گناہ لوگ، عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی آگئے ہیں۔ دنیا میں جاری اس دہشت گردی کی جنگ میں مذہبی عبادت گاہوں، دینی جلسوں، تعلیمی اداروں، فوجی اور حفاظتی اداروں پر حملے اور بااثر حکومتی اداروں کے ہیڈ آفیسوں میں دھماکے کر کے اس کو اسلامی جہاد کا نام دیا جاتا ہے۔ چاہے وہ کاروائی کرنے والی جماعت کسی بھی مذہب یا مسلک یا فلسفے کی اتباع کرنے والی ہو مگر اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام اور مسلمانوں کو ہی بدنام کیا جاتا ہے۔

33۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، دیت و قصاص کے احکام و مسائل، باب: اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والا آدمی شہید ہے، جلد 2، حدیث نمبر 1418۔

Tirmizi, abbu eesa Mohammad bin eesadiyat o qisaas ke ehkaam o masail, baab : apne maal ki hifazat karte hue maaray jane wala aadmi shaheed hai, Vol.2, hadees no. 1418

اللہ تعالیٰ کسی بھی دوسرے مذہب کے رہنماؤں اور معبودوں کی بے ادبی سے بھی منع فرماتا ہے۔اسلام اخلاق حسنہ سکھانے والا مذہب ہے، ہر کسی کا ادب واحترام کرنے کا حکم دیتا ہے۔فرمان باری تعالی ہے:

"وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾"[34]

اسلام اخلاق حسنہ سکھانے والا مذہب ہے۔اسلام ہر کسی کا ادب واحترام کرنے کا حکم دیتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

"إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔"[35]

نتائج

1. اسلام رحمت والا دین اور عادلانہ اور منصفانہ مذہب ہے۔امن کے قیام کے لیے مسلمان کو کوشاں رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ظلم، زیادتی، ناانصافی، دشمنی، ذات پات، لسانی، رنگ ونسل اور علاقائی طبقات، اختلافات اور فتنہ فساد وغیرہ کو پسند نہیں کرتا۔اسلام یہ چاہتا ہے کہ دنیا کے اندر امن و امان کی فضا قائم ہو، معاشرہ پر سکون ہو، سماج کے اندر ہر کسی کو اس کے حقوق دیے جائیں۔کسی بھی قسم کا فتنہ یا بگاڑ نہ ہو۔ہر کسی کی جان مال عزت و آبرو محفوظ ہو۔

"لَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۸﴾"[36]

2. اسلام امن پرست مذہب ہے۔جب جنگ کا موقعہ ہو تب بھی اسلام ایسے لوگوں کو جو جنگ میں حصہ لینے والے نہیں ہوتے یعنی بچے، بوڑھے، عورتیں اور مذہبی رہنما کو قتل کرنے سے روکتا ہے اور جنگ کرنے والے لوگوں کے ساتھ اور گرفتار ہونے والوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

3. اسلام ہر کسی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اپنے عقیدے کے عبادت کرنے کی آزادی دیتا ہے۔

---

[34]۔ القرآن 6: 108

Al-Quran 2:108

35۔ صحیح بخاری، امام، محمد بن اسماعیل، اخلاق کے بیان میں، باب: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو جس میں کفر کی وجہ نہ ہو کافر کہے وہ کافر ہو جاتا ہے،، جلد7، حدیث نمبر6104۔

Bukhari, imam, Muhammad ban ismaeel, ikhlaq ke bayan mein, baab : jo shakhs apne kisi musalman bhai ko jis mein kufar ki wajah nah ho kafir kahe woh kafir ho jata hai, Vol.7 hadees no. 6104 .

[36]۔ القرآن 60: 8

Al-Quran 60:8

تجاویز

1. حکمران مشینری کو چاہیے کہ ایسے لوگ جو غلط فتوے لگا کر لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں یا انتہاپسندی کو فروخت دیتے ہیں، تنگ نظری کو پھیلاتے ہیں یا بے جا کفر یا فتوے لگاتے ہیں، ایسے لوگوں پر اور ایسا لٹریچر جو لوگوں میں اشتعال انگیزی پیدا کرتا ہو یا اسلام کی تعلیمات کے برعکس لوگوں کو فتنے پر اکساتا ہو پر پابندی عائد کرے۔
2. موجودہ صورتحال کو دیکھ کر اس عمل کی سخت ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو عام کرنے کی کوشش کی جائے اور اسلام کا اصل فلسفہ عوام کو سمجھانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
3. دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے نوجوان نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا جانا چاہیے اور ایسے اقدامات اٹھائے جائیں کہ ہماری نوجوان نسل دہشت گردی کے فکری نظریات سے واقف ہو سکے اور اس کے غلط ہونے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہونے کی تعلیم کو عام کیا جانا چاہیے تاکہ اس کا سدباب کیا جا سکے۔
4. ایسے علماء کرام جنہوں نے اسلامی جہاد کی اصل حقیقت پر رقم طرازی کر کے اسلامی تعلیمات کی اصل روح کو قلم بند کیا ہے ان کی کتب کو ہمارے درسی نصاب میں شامل کر کے اپنی نوجوان نسل کو آگاہ کیا جائے۔
5. مختلف علماء کرام اور اہل علم حضرات کے بیانات اور لیکچرز کو عام کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے تاکہ ہمارا موجودہ اور نیا نسل اصل حقیقت سے روشناس ہو سکے۔
6. اہل علم اور علماء کرام کی طرف سے ترتیب دیے ہوئے نصاب امن کو مدارس، تعلیمی اداروں اور عوام تک پہنچانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)